REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۲ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۲ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش ۲ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

نقرس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ —— علالت طبع کے باعث حضور کل نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ نماز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی اہمیت پر خطبہ دیا۔

شام کے صدر شکری القوتلی اور وزراء کابینہ قاہرہ پہنچ گئے

"مصر اور شام کی مجوزہ یونین کا آئندہ دو روز کے اندر اندر اعلان کر دیا جائیگا"

قاہرہ یکم فروری۔ مصر اور شام کی مجوزہ عرب یونین کی افتتاحی تقریب کے سلسلہ میں کل شام کے صدر جناب شکری القوتلی اور ان کی کابینہ کے وزراء دمشق سے قاہرہ پہونچ گئے۔ جہاں مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے ان کا استقبال کیا۔ مجوزہ یونین کے افتتاح کا اعلان مصر کی قومی اسمبلی کے ایک خصوصی اجلاس میں کیا جائے گا۔ وزراء کابینہ کے علاوہ شکری القوتلی کے ہمراہ شامی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل عفیف البزری بھی قاہرہ آئے ہیں۔ مصری نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ مجوزہ یونین کے تحت ایک صدارتی جمہوریہ معرض وجود میں آئے گی جس کا ایک صدر ایک پارلیمنٹ ایک فوج اور ایک ہی پرچم ہوگا۔ اور صدر مقام اس جمہوریہ کا قاہرہ ہوگا۔

کل شامی زعماء کے قاہرہ پہونچنے پر صدر ناصر کے سیاسی مشیر علی صابری کا

(باقی صٓ۸ پر)

نہری تنازعہ کے تصفیہ کیلئے نئی تجاویز

عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر الیف جلد کراچی پہنچنے والے ہیں

دہلی یکم فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر الیف نے نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلہ میں بھارت کو بعض نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ مسٹر الیف نے کل دہلی میں بھارتی وزیر آبپاشی مسٹر پاٹل سے ملاقات کے دوران یہ تجاویز پیش کیں مزید معلوم ہوا ہے کہ بھارت ان تجاویز پر کوئی رائے ظاہر کرنے سے پہلے پاکستان کا ردّ عمل معلوم کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر الیف اس سلسلہ میں پاکستان سے بات چیت کے لئے جلد ہی کراچی پہنچنے والے ہیں۔

کمیونسٹ چین کے تین وزراء برطرف

پیکنگ یکم فروری۔ کمیونسٹ چین کی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق صدر ماؤزے تنگ نے تین وزیروں کو رجعت پسند ہونے کے الزام میں برطرف کر دیا ہے۔ یہ وزراء خوراک، مواصلات اور جنگلات و صنعت کے محکموں کے نگران تھے۔

ظاہر شاہ آج کراچی پہنچیں گے

کراچی یکم فروری۔ افغان سفارتخانے کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فرمانروائے افغانستان شاہ ظاہر شاہ آج بارہ بجے دن بذریعہ طیارہ کراچی پہنچ رہے ہیں۔ محکمہ تعلیم نے کراچی کے تمام سکولوں کے بچوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ صبح آٹھ بجے تک اپنے سکولوں میں جمع ہو جائیں۔ جہاں سے انہیں شاہ افغانستان کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر لے جایا جائے گا۔

—— لاہور یکم فروری۔ آغا خان ۹ فروری کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔

عبدالعزیز جمن بخش صاحب

بخیریت ہالینڈ پہنچ گئے

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب معہ اہلیہ بخیریت ہالینڈ پہنچ گئے ہیں۔ وہاں سے وہ اپنے وطن ڈچ گی آنا جائینگے۔ احباب ان کے منزل مقصود پر خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

نمبرداروں کے لئے مزید مراعات کی تجویز

لاہور یکم فروری۔ حکومت مغربی پاکستان نمبرداریوں میں مزید دلکشی پیدا کرنے کے لئے ایک سکیم پر غور کر رہی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ نمبردار اپنے فرائض منصبی میں اور دلچسپی لیں۔ تاکہ مالیہ کی رقوم بروقت وصول ہو سکیں۔

پنشن کے نئے قواعد

لاہور یکم فروری۔ پاکستان کے تنخواہ کمیشن نے پنشن اور ریٹائرمنٹ کے بعض نئے قواعد کی سفارش کی تھی۔ حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ اب مارچ ۱۹۵۸ء کے آخر تک نئے قواعد کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں حکومت کو اطلاع دی جا سکے گی۔ اس سے قبل یکم جنوری تک ان قواعد کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔

بھارت کو اچاریہ ونوبھاوے کا مشورہ

پٹنہ یکم فروری۔ اچاریہ ونوبھاوے نے میسور میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر بھارت اپنے آپ کو غیر مسلح کرنے میں پہل کرے تو بھارت اور پاکستان کے تمام تنازعات جلد ہی ختم ہو جائیں گے۔

"وقف جدید" کے تحت معلّمین کا پہلا گروپ روانہ ہو گیا

معلّمین کے اعزاز میں دفتر وقف جدید اور مجلس تجار کی طرف سے عصرانہ

ربوہ یکم فروری "وقف جدید" کے تحت جن احباب نے خدمت دین اور خدمت قوم وملک کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ان میں سے چھ معلّمین کا پہلا گروپ مختلف علاقوں میں تعلیم وتربیت کا کام سرانجام دینے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گیا۔ ان معلّمین کے اعزاز میں کل شام دفتر "وقف جدید" اور مجلس تجار ربوہ کی طرف سے عصرانہ کی علیحدہ علیحدہ دعوتوں کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں بعض بزرگان سلسلہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ عصرانہ کی اول الذکر دعوت میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور موخر الذکر دعوت میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ کہ اللہ تعالیٰ معلّمین حضرات کو ان کے فرائض باحسن وجوہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کے دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ رفروری ۱۹۵۸ء

کرینگے اہلِ نظر بستیاں نئی آباد

۱۹۴۷ء کے انقلاب میں جماعت احمدیہ کو بھی اپنے مقدس مرکز قادیان سے نکال دیا گیا۔ اگرچہ چند احمدی جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنے مقدس مقامات سے نہ نکلے اور خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اب تک وہاں مساجد سے پانچ وقت اذان بلند کر رہے ہیں۔ اور وہاں اللہ اکبر کی صدا فضا میں گونجتی ہے۔ لیکن اکثر احباب کو اپنے گھربار ساز و سامان چھوڑ کر اپنے عزیز اور مقدس وطن سے ہجرت کرنا پڑی۔

وطن عزیز کو چھوڑ کر ان مہاجرین پر کیا کیا مصائب آئے۔ اس کے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں ہے مشرقی پنجاب سے تمام مسلمانوں کو وطن سے نکال دیا گیا۔ اور وہ سب اپنے گھربار چھوڑ کر پاکستان میں داخل ہو گئے اور جہاں جہاں سینگ سمائے وہاں الاٹ منٹیں کروا کر بیٹھ گئے۔ اکثر ان میں سے ایسے بھی ہیں جو ابھی تک مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔

اس ہنگامہ میں جماعت احمدیہ کے امام نے اپنی خداداد فراست سے قادیان سے نکلے ہوئے احباب کو ایک جگہ بسانے کی تدبیر سوچی۔ اور گورنمنٹ سے ایک ایسی جگہ جو مدتوں سے بے آباد پڑی تھی۔ جس کو فی الحقیقت وادیٔ بے آب و گیاہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔ جو اگرچہ دریائے چناب کے کنارے پر واقعہ ہے۔ لیکن اردگرد کی زمین سے تقریباً ۲۰، ۲۲ فٹ بلند ہونے کی وجہ سے بالکل ریگ زار کی حیثیت رکھتی تھی جس کے آباد کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی تھیں۔ جہاں سے دن کے وقت بھی گزرنا خطرہ سے خالی نہیں تھا۔ الغرض ایسی بنجر زمین قیمتاً حاصل کی۔ اور ایک بستی کی بنیاد رکھ دی۔

یہ ایک بڑا جرأت مندانہ اقدام تھا۔ اور جب چند لوگ پہلے پہل یہاں آ کر خیمہ زن ہوئے تو اردگرد کے لوگ حیران تھے۔ کہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ ایسی سرزمین جہاں دن کو تو کیا راتوں کو بھی گیدڑوں کی آواز کے سوا کسی نے کاہے کو سنی تھی۔ یہ لوگ کدال لے کر کیا بنانے کے لئے آئے ہیں۔ یہ ایک دلچسپ مگر طویل داستان ہے۔ اس نوٹ میں اس کی نقشہ کشی کی گنجائش نہیں۔

آج جو شخص اس سرزمین کو دیکھتا ہے وہ یقین نہیں کر سکتا کہ یہ لہلہاتی بستی کبھی ہو کا بیابان تھی۔ خوبصورت مکانات کی قطاریں شمال و جنوب میں پھیلتی چلی گئی ہیں۔ اردگرد کی پہاڑیوں پر کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو یہ نئی بستی ایک چمن زار نظر آتی ہے بجلی کے قمقموں سے راتیں چراغاں ہوتی ہیں۔ سرگودہا کو جانے والی سڑک اور ریلوے لائن بستی میں سے ہو کر گزرتی ہیں۔ ریلوے سٹیشن۔ تار گھر ڈاکخانہ ٹیلیفون کے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی دی ہوئی اراضی پر قائم ہیں۔ خود انجمن کا قائم کردہ ہسپتال ہے جس سے اردگرد کے دیہات فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انجمن کے سکول اور کالج ہیں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے ذرائع موجود ہیں جن میں تمام فرقوں کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اردگرد کے لوگ خرید و فروخت کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ آتے جاتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دیہات سے منوں دودھ انڈے اور دیگر عام اشیاء لوگ لاتے ہیں۔ اور روپیہ لے کر واپس ہو جاتے ہیں۔ پہلے یہاں یہ عام تھا کہ یہ لوگ دودھ، انڈے فروخت کرنے کا نام بھی نہیں جانتے تھے۔ زمین کے مالک تو بڑے بڑے چند زمیندار تھے لیکن مزارعین کی بری حالت تھی۔ ضلع جھنگ کے دیہاتیوں کی غربت کا نمونہ نہیں ملتا تھا۔ لیکن ربوہ مقدسہ کی آبادی کی برکت سے آج گردونواح کے لوگ خاصی حد تک خوشحال ہو چکے ہیں۔ مرد جن کو لنگوٹی کے سوا کسی لباس کا علم نہیں تھا آج اچھے صاف ستھرے لباسوں میں ملبوس ملتے ہیں۔ مستورات جنہوں نے کبھی چاندی کی تار بھی نہیں دیکھی تھی۔ آج سونے کی بڑی بڑی بالیاں پہنے پھرتی ہیں۔ اور کیوں نہ ہو روزانہ ربوہ میں چار پانچ روپیہ کے دودھ انڈے گندم وغیرہ اجناس خود آ کر فروخت کر جاتی ہیں۔ اور ضروریات زندگی کی دوسری اشیاء خرید کر لے جاتی ہیں۔

ایک طرف عین سڑک پر ملازمین انجمن کے کوارٹرز ہیں۔ ان کے آگے انجمن اور تحریک جدید کے پختہ خوبصورت دفاتر ہیں۔ دوسری طرف مسجد مبارک کے سفید منارے اٹھ رہے ہیں ریل گاڑی اور بسوں میں گزرنے والے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور امام جماعت احمدیہ کی ہمت کی داد دیتے ہیں جس نے جنگل میں منگل بنا دیا جس کی اولوالعزمی نے تپتے ہوئے ریگ زار کو لہلہاتی ہوئی بستی میں تبدیل کر دیا۔

یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوا ہے۔ آٹھ نو سال کے عرصہ میں مہاجرین نے کوئی اتنی بڑی بستی نہیں بسائی اس سے آٹھ دس گنا کم بستی ہی بسائی ہو تو دکھاؤ۔ بڑی بڑی جمعیتیں اور انجمنیں مشرقی پنجاب سے پاکستان میں منتقل ہوئیں۔ کسی نے ایسا کام کیا ہو تو پیش کیجئے۔

یہ تو اس بستی کے صرف ظاہری اور نامکمل خطوط ہیں جن کو ظاہر پرست دیکھ کر حسد کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں۔ لیکن ہماری نظر میں یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ اور اس کے اولوالعزم امام کا اصل کارنامہ تو یہ ہے یہ بستی اسلام کا عظیم مرکز ہے۔ یہ بستی ان لوگوں سے آباد ہے جو اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آج اس نو دس سالہ عمر کی بستی سے نکل کر مبلغین اسلام مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں جاتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کا پیغام ان لوگوں کو پہنچائیں جنہوں نے ابھی تک یہ پیغام نہیں سنا اور سنا ہے تو مسخ شدہ صورت میں

(باقی ص۸ پر)

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے وحی پاکر واضح الفاظ میں وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی جو مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے جس کے مصداق سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں

چونکہ ۲۰ رفروری کا دن قریب آرہا ہے جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو ابھی سے یوم المصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور حضرت مصلح موعود سے متعلق پیشگوئیوں کو بیان کیا جائے۔ اور جن روشن دلائل اور بینات سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے لیکچروں اور تقاریر کے ذریعہ سے احباب جماعت اور دیگر احباب کو ان سے واقف اور آگاہ کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

احمدی نوجوانوں کو یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ وہ دنیا میں اسلام کے چلتے پھرتے سفیر ہیں

ان کے قول اور فعل میں ایسی کامل مطابقت ضروری ہے کہ دنیا انکے وجودوں میں اسلام کی زندہ تصویر دیکھ سکے!

خدام الاحمدیہ کے اراکین سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بصیرت افروز خطاب!

[ہیگ کی عالمی عدالتِ انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے احمدی نوجوانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں انہیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ دنیا میں اسلام کے چلتے پھرتے سفیر ہیں۔ غیر مذاہب کے لوگ ان کی عادات و اطوار اور انکے عمل و کردار کو دیکھ کر ہی اسلام کے متعلق اچھی یا بُری رائے قائم کرینگے اگر وہ اس بات کا خیال رکھینگے کہ انکے وجود اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہوں تو وہ بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہونگے۔ اور اگر وہ اپنے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی برتیں گے تو وہ اپنی ترقی کے راستے بھی مسدود کر دیں گے۔ اور دوسروں کیلئے بھی ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔]

نوجوانوں کو اس امر کی تلقین محترم چوہدری صاحب موصوف نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماہانہ اجلاس میں فرمائی تھی۔ جو ... جنوری ۱۹۵۲ء کو مسجد مبارک میں منعقد ہوا تھا۔ آپ کی اس بصیرت افروز تقریر کا خلاصہ افادۂ عام کی غرض سے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خدام کا عہد اور اُسکی مقتضیات

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے اس ماہانہ اجلاس کی کارروائی حسبِ معمول تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی بعدہ خدام نے کھڑے ہو کر قائد مقامی مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا بعد ازاں محترم چوہدری صاحب موصوف نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگوں نے ابھی اپنا یہ عہد دہرایا ہے کہ "میں دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہونگا" خدام الاحمدیہ کا رکن ہونے کی حیثیت میں آپ پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ وہ سب اس میں آجاتے ہیں "ہر دم تیار رہوں گا" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ صرف آنے والے وقت کے لئے کسی عزم کا اظہار کر رہے ہیں جسے پورا کرنے کے لئے آپ کو تیاری کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ قربانی کا مطالبہ ہر وقت ہمارے سامنے ہے۔ اور ہم نے اسے پورا کرتے چلے جانا ہے۔ یعنی یہ کہ ہم اس وقت بھی تیار ہیں اور آئندہ بھی کوئی لمحہ ایسا نہیں آئے گا کہ ہم تیار نہ ہوں۔ بالفاظ دیگر مطلب یہ ہے کہ ہم وہ ہیں کہ جن کی زندگی کا ہر لمحہ اس وقت بھی قربانی میں گذر رہا ہے۔ اور آئندہ بھی گذرتا چلا جائے گا۔ اور پھر وہ قربانی بھی ایسی ہے جو صرف جان یا صرف مال، یا صرف وقت یا صرف عزت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ہر چیز کی قربانی شامل ہے۔ اور ہمیشہ شامل رہے گی۔ اس میں جان کی قربانی کے یہی معنی ہیں کہ ہم دین اور قوم و ملک کی خاطر ہر دکھ اور ہر تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہیں اور تیار رہینگے کسی اعلیٰ تر مقصد کی خاطر تکلیف برداشت کرنا اور اس میں استقلال دکھانا بعض اوقات تلوار کے نیچے گردن رکھنے سے بھی زیادہ مشکل اور کٹھن ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تلوار کا وقت آتا ہے تو انسان میں طبعاً جوش بھی زیادہ آجاتا ہے لیکن برخلاف اس کے صبر اور استقامت کے ساتھ مسلسل دکھ اٹھاتے چلے جانا ہمت طلب چیز ہے اور اس کیلئے نفس کو تیار رکھنا بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ کیونکہ وقت آنے پر تلوار کے نیچے سر رکھنے اور جان پر کھیل جانے کی توفیق بھی اسی کو ملتی ہے جو ہر وقت اپنے نفس پر تلوار رکھنے کا عادی ہو پس یہاں جان کی قربانی کے یہی معنی ہیں کہ ہر شخص اپنے دین اپنی قوم اور اپنے ملک کے مفاد کی خاطر ہر تکلیف برداشت کرنے اور ہر سختی اٹھانے کے لئے تیار رہو۔ اور آئندہ بھی ہمیشہ تیار رہے اور اگر کوئی شخص "تیار رہوں گا" سے یہ سمجھتا ہے کہ میں نے تو تیاری کرنی ہے۔ کسی آئندہ وقت کے لئے تو وہ ہمیشہ تیاری میں ہی رہے گا۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں آئے گا کہ وہ یہ کہہ سکے کہ میں تیار ہوں۔ "تیار رہونگا" کو صرف مستقبل پر محمول نہ کرتے ہوئے ہر شخص کو اپنے نفس کو اس رنگ میں قربانی پر آمادہ کرنا چاہیئے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر لحظہ قربانی کے لئے مستعد ہو اور لمحہ بہ لمحہ وہ یہ قربانی پیش کرتا چلا جائے پس آپ لوگ ایک تو یہ عادت ڈالیں کہ آپ اپنے اس عہد کے جسے آپ بار بار دہراتے ہیں تمام پہلوؤں پر غور کرتے رہیں اور اپنے نفس سے پوچھتے رہیں کہ اس عہد کا تقاضا کیا ہے اور ہم کس حد تک اسے پورا کر رہے ہیں۔ بار بار غور کرنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنے سے انسان میں عمل کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اگر انسان منہ سے ایک نیک کلمہ دہراتا چلا جائے اور اس پر عمل نہ کرے تو اسکا یہ نیک کلمہ دہرانا بے فائدہ ہے۔

قول اور فعل میں کامل مطابقت

محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا اسی لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم وہ کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔ بدقسمتی سے یہ مرض کہ قول کچھ ہے۔ اور عمل کچھ ایشیائی قوموں میں اور ان میں سے بھی بالخصوص مسلمانوں میں عام ہو گیا ہے۔ حالانکہ انفرادی اور جماعتی ترقی کے لحاظ سے یہ نہایت خطرناک مرض ہے۔ نوجوانوں میں بھی بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ تقریر کا شوق تو ان میں بہت ہوتا ہے۔ اور اسٹیج پر کھڑے ہو کر وہ بہت کچھ کہنے کے عادی ہوتے ہیں۔ لیکن جب اسٹیج سے اتر آتے ہیں تو پھر بھول جاتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے اس پر عمل پیرا ہونا خود ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ طریق ترقی کے راستے کو روک دیتا ہے اور خدا سے بھی دُوری کا موجب ہے۔ مغربی ممالک میں مَیں نے لوگوں کو اکثر کہتے سُنا ہے کہ اسلام تو بے شک ایک اچھا دین ہے لیکن مسلمان وہ کچھ نہیں ہیں جو کچھ اسلام کہتا ہے اسلام اور چیز ہے اور مسلمان کچھ اور شئے ہیں پس نوجوان کا فرض یہ ہے کہ ہماری جماعت جس چیز کا دعوےٰ کرتی ہے۔ وہ اس کا عملی نمونہ اپنی زندگیوں میں پیش کریں ان کے اپنے دعوے اور زندگیوں میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ مثال کے طور پر نمازوں کی پابندی کا سوال ہے۔ اب اگر کوئی نوجوان معمولی معمولی مصروفیتوں کو بہانہ بنا کر اس فرض کی کماحقہ ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے یا وقت پر نماز ادا نہیں کرتا یا اگر وقت پر تو ادا کرتا ہے لیکن مسجد میں جا کر باجماعت نہیں پڑھتا۔ تو اس کا یہ فعل اس کے قول کے مطابق نہیں ہے منہ سے تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں دینی مفاد کی خاطر جان، مال، وقت، اور عزت سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہوں لیکن حالت اسکی یہ ہے کہ امتحان کی تیاری یا اور کسی تعلیمی مصروفیت کو بہانہ بنا کر وہ نماز کی بروقت اور باجماعت ادائیگی کا خیال نہیں رکھتا اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اس عہد کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اور اس کے صحیح مفہوم کو سمجھے بغیر وہ اسے دہراتا چلا جاتا ہے۔

ترقی کا اصل الاصول

محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ اسی طرح دوسرے دینی، قومی اور ملی مفادات کا حال ہے۔ اگر ہم چھوٹے چھوٹے کاموں کو جو بہت کم اہمیت رکھتے ہیں قومی اور ملی مفاد پر ترجیح دیتے ہیں تو ہم اپنی ترقی کے راستوں کو خود مسدود

کرتے ہیں۔ ساری زندگی میں ترقی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہمیں کس چیز کے لئے کس چیز کو قربان کرنا ہے۔ جو شخص بھی موقع اور محل کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے کم اہمیت والی چیز کو اعلیٰ اہمیت والی چیز کے لئے قربان کرتا چلا جائے گا۔ اس پر ترقی کے راستے کبھی بند نہیں ہوں گے۔ اس کا ترقی کرنا لازمی اور ضروری ہے۔ وہ نہج جس پر کسی بات کی اہمیت پرکھی جاتی ہے اسے انگریزی میں Standard of Values کہتے ہیں۔ یعنی قدر کا معیار۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ بات ذہن میں بٹھا لیں کہ جس چیز کی خاطر ہم نے باقی دنیا کو چھوڑا اور قدر کا ایک نیا معیار اختیار کیا ہے۔ اگر ہمارا عمل اس معیار کے مطابق نہیں ہے تو پھر ہمارا اس معیار کو اختیار کرنا اور اسے اپنا ایک امتیاز سمجھنا لا حاصل ہے۔

اس موقع پر علی الخصوص احمدی طلبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اگر ہمارے طلبہ جماعت کے اس مخصوص معیار کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں اور ہر آن اس پر پورے اترتے رہیں تو دینی مفاد کو دوسرے مفادات پر مقدم رکھنے کے نتیجے میں وہ تعلیم کے میدان میں بھی دوسروں سے ہرگز پیچھے نہیں رہیں گے۔ اعلیٰ اہمیت والی چیز کی خاطر نسبتاً کم اہمیت والی چیز کو قربان کرنے اور اہمیت کے مطابق ہر کام اور ہر چیز کے تقدم و تاخر کو متعین کرنے کی مشق کے باعث ان کے اندر اول تو اپنے اوقات کو صحیح طور پر منضبط کرنے اور ان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی۔ دوسرے اس کے نتیجے میں ان کے ذہنوں میں ایک جلاء اور روشنی بھی پیدا ہو گی۔ کیونکہ جو شخص دین کی طرف میلان رکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ تعلق باللہ کے نتیجے میں اس کے ذہن کی نشوونما بہت جلد اور دور تک ہوتی چلی جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کے دل و دماغ کو روشن کرنے لگتا ہے۔ تو پھر ان کے لئے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ پس ہمارے جو نوجوان ترقی کے اس گُر پر کاربند ہوتے ہوئے اپنے اوقات میں انضباط کی صحیح کیفیت پیدا کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ان کے لئے دینی اور دنیوی ترقیات کے راستے کھول دے گا۔ اور جو اس پر کاربند ہونے میں پس و پیش کریں گے۔ وہ نقصان اٹھائیں گے۔

مشکلات کا فلسفہ

اسی ضمن میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے مشکلات کے فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا راہ میں پیش آنے والی مشکلات جنہیں انسان ایک روک سمجھتا ہے اور جن سے خائف یا مایوس ہو کر بسا اوقات ہمت ہار بیٹھتا ہے۔ دراصل ایک امتحان اور چیلنج کا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر انسان اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مشکلات پر قابو پانے کا عزم کرلے۔ تو پھر یہ مشکلات بالآخر آسان ہو جاتی ہیں۔ اور ترقی کا راستہ کھل جاتا ہے۔ زندگی میں ہر شخص کو قدم قدم پر ایسے واقعات پیش آسکتے ہیں کہ جب یوں معلوم ہونے لگتا ہے کہ حالات نے مخالف صورت اختیار کرلی ہے اس وقت گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ حالات کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے کمر ہمت کس لینی چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ امتحان کا وقت ہے اور یہ امتحان مجھے ناکامی سے دوچار کرنے کے لئے نہیں بلکہ بالآخر کامیابی کے راستوں کو کھولنے کے لئے پیش آیا ہے۔ اس کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ آیا مجھ میں نفس پہ قابو پانے اور حالات کا مقابلہ کرنے کی مشق پورے طور پر موجود ہے یا نہیں۔ اگر انسان غور کرے تو ہر وقت اس کے اندر ایک کشمکش ہو رہی ہوتی ہے اور قدم قدم پر اسے یہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ اس طرف جائے یا اس طرف، یہ راہ اختیار کرے یا وہ راہ، اگر انسان مشق کرے کہ اس نے بہرحال اس طرف نہیں جانا۔ بلکہ یہ راہ اختیار کرنی ہے۔ تو پھر کوئی مشکل اسے مشکل نظر نہیں آسکتی اور وہ اس پر بآسانی قابو پا سکتا ہے۔

خلافت کیساتھ وابستگی کا اولین تقاضہ

انفرادی اور اجتماعی ترقی کے مذکورہ بالا بنیادی اصول بیان کرنے کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے خدام کو بعض عملی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور اس ضمن میں خدام کے عہد کے دوسرے حصہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگ اپنا عہد دہراتے وقت اقرار کرتے ہیں کہ آپ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ اس عہد کا ایک عملی تقاضہ یہ بھی ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں اور التزام سے کرتے چلے جائیں۔ اس ضمن میں ہم سب کا یہ اولین فرض ہے کہ ہم اپنی دعاؤں کو اس امر کے لئے وقف کر دیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کے مقدس و بابرکت وجود میں ہمیں علم و فضل اور فیوض و برکات کا جو چشمہ عطا فرمایا ہے۔ خدا اسے اسی جوش اور شان کے ساتھ پھر جاری کر دے۔ جس جوش اور شان کے ساتھ وہ بیماری کے حملہ سے قبل جاری تھا۔ اور پھر اسے عرصہ دراز تک جاری رکھے تا نہ صرف ہم خود بلکہ ایک دنیا اس سے سیراب ہوتی چلی جائے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس ولولہ اور اضطراب کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کا عرش ہل جائے اور وہ ہماری دعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نوازتے ہوئے جہاں پوری صحت و عافیت کے ساتھ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر عرصہ دراز تک قائم رکھے۔ وہاں ہمیں بھی کامل اطاعت اور کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائے۔ اور اپنے فرائض کو کامل جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ذمہ داریوں میں اضافہ اور اسکی نوعیت

آپ نے یہ امر ذہن نشین کراتے ہوئے کہ احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریوں میں کس طرح دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ انہیں اپنے اندر وہ اہلیت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ جس کی مدد سے وہ ان ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ ادا کر سکیں۔

آپ نے فرمایا صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وہ لوگ جنہوں نے ابتداء میں ان ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ اور جنہوں نے اس راہ میں اپنی زندگیاں وقف کئے رکھیں ایک ایک کر کے اٹھتے جا رہے ہیں۔ اور اب یہ ذمہ داری زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ حضور نے آج سے بہت عرصہ قبل نوجوانوں کو ان کی اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا ؎

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

اس شعر میں حضور نے یہی واضح فرمایا تھا کہ جوں جوں زمانہ گذرتا چلا جائے گا نئی نسل اور نئی پود کی ذمہ داریاں بڑھتی جائیں گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر نئی نسل اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں کو اٹھانے اور انہیں باحسن وجوہ پورا کرنے کا اہل بنائے۔ آپ لوگ سوچیں اور غور کریں کہ اس ایک سال میں ہی ہمارے کتنے بزرگ فوت ہوئے ہیں۔ یہ صورت حال اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ آپ کی ذمہ داریاں دن بدن بڑھ رہی۔ اس کے لئے تیاری بھی اسی رفتار اور التزام کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ کہ جس رفتار سے ذمہ داریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں میں اضافہ کا احساس اور اس کے مطابق اپنے اعمال و کردار میں تبدیلی آپ کا ایک انتہائی اہم فرض ہے۔ جس کی طرف آپ لوگوں کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔

احمدیت کی تعلیم اور اسکی حقیقی روح

محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ صرف نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ آپ میں سے ہر ایک اس امر سے اچھی طرح باخبر ہو کہ احمدیت کس چیز کا نام ہے۔ اور اس کے مقتضیات کیا ہیں۔ یہ بات احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی آپ کو چاہیئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ اور اس میں اتنا شغف دکھائیں کہ اساتذہ اور دوسرے بزرگوں کے پیچھے پڑ کر ان سے معلوم کریں کہ ہمیں کون کونسی کتابیں پڑھنی چاہئیں اور کس ترتیب سے پڑھنی چاہئیں تاکہ احمدیت کا مقصد اور اس کی غرض و غایت تفصیل کے ساتھ ہم پر واضح ہو سکے۔ اس ضمن میں آپ نے بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کو بغور پڑھنے اور اس کے خلاصہ کو دل و دماغ پر نقش کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اسی طرح ترتیب وار دوسری کتب کا مطالعہ کرنے کی اہمیت کو واضح فرمایا۔

احمدیت پر کما حقہ عمل اور اسکی اہمیت

نیز آپ نے مزید فرمایا اس ضمن میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ کا عمل احمدیت کی تعلیم کے عین مطابق ہو۔ فی زمانہ دنیا کو اسلامی تعلیم کے عملی نمونہ کی جتنی ضرورت ہے اور دنیا میں اس کا جتنا شدید احساس پایا جاتا ہے۔ شاید پہلے کبھی دنیا میں اتنی شدت کے ساتھ اس کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا گیا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مواقع پر بیان کر چکا ....

ہوں۔ اس وقت مغرب میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ وہاں سائنس کی بے پناہ ترقی نے مغربی اقوام کو ایسی خوفناک صورتِ حال سے دوچار کر رکھا ہے کہ جس سے بچ نکلنے کی انہیں کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ انہیں خوف یہ لاحق ہے کہ اگر سائنس کی یہ بے پناہ ترقی آئندہ جنگ میں استعمال کی گئی تو کہیں بنی نوعِ انسان صفحۂ ہستی سے نابود ہو کر نہ رہ جائیں۔ روئے زمین سے حیاتِ انسانی کے کلی استیصال کے امکانی خطرہ نے انہیں اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ دوسرے ادیان کی طرف متوجہ ہوں اور دیکھیں کہ کیا اس مشکل سے بچ نکلنے میں وہ ان کی کوئی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں کسی ایسے راستے کا پتہ لگے کہ جس پر چل کر ان میں سائنسی ایجادات کے صحیح استعمال کی صلاحیت پیدا ہو سکے تا وہ کفرانِ نعمت کے مرتکب نہ ہوں۔ اپنی اس تلاش میں وہ جب اسلام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو وہ یہ اقرار کئے بغیر نہیں رہتے کہ اسلام کی پیش کردہ تعلیم واقعی بہت اچھی ہے۔ لیکن ساتھ ہی سوال کرتے ہیں کہ روئے زمین پر کوئی ایک جماعت خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو ایسی دکھا دو جو اس تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا ہو۔ تا اس بات کی ضمانت مل سکے کہ واقعی یہ تعلیم قابلِ عمل ہے اور اس کو اپنا کر ہم ان مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں کہ جن سے آج ہم دوچار ہیں۔ اب جہاں تک ان کے اس مطالبہ کا تعلق ہے ہم ایسے افراد تو انہیں دکھا سکتے ہیں کہ جن کی زندگیاں اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ لیکن افراد کی زندگی سے بڑھ کر وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ سوسائٹی یا اجتماعی زندگی کی تشکیل کس نہج پر کی جائے۔ ان کے اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایک علاقہ تو ایسا ہو جو اجتماعی طور پر اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کر سکے۔ ہماری انتہائی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اور کچھ نہیں ربوہ میں تو ہم اسلام کی جیتی جاگتی تصویر دکھا سکیں اس کا جواب خدام الاحمدیہ دے۔ یا انصار اللہ دے یا جماعت بطور جماعت دے۔ بہر حال اس کا جواب ملنا چاہیئے اور جلد ملنا چاہیئے ورنہ خطرہ ہے کہ مغربی اقوام اسلام سے مایوس ہو کر نیک نیتی سے کسی ایسے راستے پر نہ چل پڑیں جو تباہی کی طرف لے جانے والا ہو۔

اسلامی تعلیم کے عملی نمونہ کی ضرورت پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ابھی حال ہی میں لاہور میں اسلامی مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ اس میں متعدد اسلامی ملکوں کے اہلِ علم حضرات کے علاوہ بعض یورپی مستشرقین بھی آئے ہوئے تھے۔ وہاں جو مقالے پڑھے گئے ان میں رواداری سے متعلق اسلام کی بے نظیر تعلیم پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ اب ایک طرف اہلِ مغرب رواداری کی اس بے نظیر تعلیم کا تذکرہ سنتے ہیں اور دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ یہ رواداری دوسروں کے ساتھ تو کجا خود مسلمان فرقوں اور جماعتوں کے مابین نظر نہیں آتی۔ قول اور فعل میں اس تضاد کو دیکھ کر وہ یہی کہیں گے کہ یہ محض لکھ دینے یا بیان کر دینے کی باتیں ہیں ظاہر ہے کہ یہ صورتِ حال ان کو اسلام سے دور لے جانے والی ہے۔ تعلیم سے زیادہ وہ جس چیز سے متاثر ہو سکتے ہیں وہ تعلیم کا عملی نمونہ ہے۔ اسی لئے میں نے پہلے بھی ایک موقعہ پر کہا تھا اور اب پھر کہتا ہوں کہ ہم ربوہ کو اسلام کی ایک لیبارٹری یعنی تجربہ گاہ ہیں۔ ہمیں اسلام کو اس حد تک اپنی زندگیوں میں رائج کرنا چاہیئے کہ ہم دنیا کو اسلام کا عملی نمونہ دکھا سکیں اور دوسرے لوگ اس نمونے کا مشاہدہ کر کے یہ باور کر سکیں کہ فی الواقعہ اسلام کو اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے اجتماعی زندگی میں ایک خوشکن انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں ہمارے نوجوانوں کے لئے احمدیت کی تعلیم پر عبور حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں اور اسے روزمرہ کی زندگی میں اس طور پر رائج کریں کہ دنیا انہیں دیکھ کر پکار اٹھے کہ ہماری مشکلات کا حل صرف اور صرف اسلام میں مضمر ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے نوجوانوں کو نمازیں سنوار کر پڑھنے۔ نوافل اور ذکرِ الٰہی میں شغف پیدا کرنے۔ وقت کی پابندی اختیار کرنے۔ مساجد اور بازاروں کے آداب کو ملحوظ رکھنے اور اپنی زندگیوں کو اسلامی معاشرت کے رنگ میں رنگین کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ان سب امور کی اہمیت واضح کرنے کے بعد فرمایا۔ جہاں کہیں بھی تم ہو تمہیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ تم اسلام کے چلتے پھرتے سفیر ہو دوسرے لوگ تمہاری عادات و اطوار اور عمل و کردار کو دیکھ کر ہی اسلام کو ایک دین کی حیثیت سے پرکھیں گے۔ اگر تم اس بات کا خیال رکھو گے کہ تمہارے وجود اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہوں تو تم بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو گے اور اگر تم اپنے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرو گے تو تم اپنی ترقی کے راستے بھی مسدود کرو گے اور دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بنو گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے ایک خط کا جواب

الفضل مورخہ ۲۳ جنوری ۵۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صاحب کے خط کا جواب شائع ہوا تھا۔ اس خط میں ایک لڑکی کے عشق میں مبتلا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضور سے درخواست دعا کی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ساتھ شرعاً وابستہ فرما دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جواب پڑھ کر انہی صاحب نے اب ایک اور خط حضور کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ چونکہ حضور کی چشمِ بصیرت نے اس کو بطور ایک شیطانی وسوسہ کے دیکھا ہے اس لئے میں نے دل پر سخت جبر کر کے اس امر میں کامیابی کی دعا کرنی بند کر دی ہے لیکن دل میں سخت تکلیف اور بے چینی ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے دور فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کے جواب میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا:۔

"آپ کا خط ملا۔ میں دعا کروں گا۔ آپ کے دل کی پریشانی بھی جاتی رہے گی۔ میں نے ہزاروں لوگوں کو دیکھا کہ آہستہ آہستہ ایسے وساوس پر غالب آ جاتے ہیں۔ آپ رات کو سوتے وقت لاحول پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیا کریں۔ تو امید ہے کہ یہ نسخہ بھی آپ کی مدد کرے گا۔"

انجمن ہائے احمدیہ اضلاع پشاور و ڈیرہ ڈویژن کی توجہ کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال وقفِ جدید کا سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ احباب اس بارہ میں ۹ فروری کو یومِ وقفِ جدید منائیں اور ان خطابات کو احباب کے سامنے پیش کریں جو حضور نے اس بارہ میں کئے ہیں اور احباب کو جلسہ عام کر کے اس کارِ خیر میں شریک ہونے کی دعوت دیں کہ یہ اہم تجاویز کامیاب ہوں نقد چندے اور حصہ اراضی کاشت دے کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

احباب خاکسار کو بھی جلد مطلع کریں کہ کہاں کہاں مراکز آپ کے ضلع میں مقرر ہوں اور ان مراکز تجویز شدہ کی متعلقہ جماعتیں کیا کیا سہولتیں اور ذرائع کامیابی میسر کر سکیں گی۔

قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور و ڈیرہ ڈویژن

شکریہ احباب و درخواست دعا

گذشتہ فسادات کے ایام میں خاکسار کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا جس پر میں نے عدالت عالیہ میں چارہ جوئی کی۔ الحمد للہ کہ آخری فیصلہ میرے حق میں ہوا ہے۔ جو احباب میرے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں میں ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نیز احباب میری بحالی کے لئے ابھی دعائیں جاری رکھیں۔

(فلائیٹ لیفٹننٹ) ملک بشیر احمد

وعدوں کو میعاد کے اندر سو فیصدی پورا کرنیوالی جماعتوں کی فہرست

ان جماعتوں کے مجاہدین کے نام اخبار کے مختلف پرچوں میں شائع ہو چکے ہیں جن جماعتوں کے احباب نے وعدے کی میعاد کے اندر اپنے وعدے پورے ادا کر دیئے ہیں۔

اب ان جماعتوں اور ان کے عہدہ داروں کے نام شائع کئے جاتے ہیں جن کے دفتر اول و دفتر دوم کے وعدوں کی میزان سو فی صدی پوری ہو چکی ہے۔ اس فہرست کے پڑھنے سے آپ پر واضح ہوگا۔ کہ اس میں اکثر زمیندار جماعتیں ہیں جنہوں نے اپنی اسی ساونی کی فصل سے یعنی چاول۔ کپاس۔ کماد وغیرہ سے تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا اپنے پر فرض کر لیا۔ تا وہ بھی حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل کر کے دعا لینے والے ہوں۔ جو حسب ذیل ہے۔ فرمایا:۔

”میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔“

”چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔“

اور فرمایا:۔

”ہر احمدی پہلے تین چار ماہ میں اپنا وعدہ پورا کر دیا کرے۔“

علاقہ سابق سندھ اور سابق ریاست بہاولپور۔ ضلع ملتان، منٹگمری۔ لائلپور۔ سرگودھا، گجرات، سیالکوٹ، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ کے زمیندار عہدہ دار اور بااثر و بارسوخ احباب اگر توجہ فرماویں تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ اپریل تک اپنے وعدوں کو پورا کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا حاصل کرنے والے بنیں گے۔

بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

شہری جماعتوں میں سے کراچی کی جماعت جن کا وعدہ اس سال میں تمام جماعتوں سے زیادہ ۷۵ ہزار کا ہے وہ اس جدوجہد میں ہیں کہ ۱۵ اپریل تک ۷۵ ہزار تحریک جدید کا داخل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔ دوسری شہری جماعتیں بھی ہمت کر کے کوشش کریں تو اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر سکیں گی۔ کیونکہ حضور نے فرمایا:۔

”جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے اور مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں گے وہی لوگ عمل سے ثابت کر دیں گے کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد کئے جانے کے مستحق ہیں۔“

”مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹے۔ اور دوسرا انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے۔ کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں سے گذرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے۔“

فہرست یہ ہے:۔

نام جماعت	وعدہ وصولی	نام عہدیدار
کنڈی	۵۲۳/-	چوہدری حبیب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کنڈی
سانگھڑ	۶۹۹/-	چوہدری عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال اس جماعت سے ۲۱۷/- کی رقم تو واجب الوصول ہے جو کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ سیکرٹری مال صاحب توجہ فرماویں۔
دریا خان مری	۳۸/-	میاں صادق احمد صاحب دکاندار سیکرٹری مال دریا خان مری
جمال پور	۶۹۳/۱/-	چوہدری رستم علی صاحب سیکرٹری مال۔ آپ کی کوشش قابل شکریہ ہے۔
باندھی	۳۰۴۸/-	سید علی اکبر شاہ صاحب سیکرٹری مال باندھی۔ یہ جماعت تو وہ ہے جو وعدہ کے ساتھ ہی رقم ارسال کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و ایمان میں ترقی بخشے۔ آمین۔

لجنات اور چندہ وقف جدید

حلقہ جات لجنہ اماء اللہ میں سے صرف دار الیمن کے حلقہ کی ممبرات نے اپنے وعدے دفتر وقف جدید میں بھجوائے ہیں۔ اور ۲۲/۸/- کے وعدہ جات میں سے ۲۲/-/- ادا بھی کر دیئے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے:۔

نمبر	نام	رقم	
۱	عزیزہ رضیہ صاحبہ	۶—۰—۰	ادا شد
۲	امۃ الحفیظ اہلیہ خلیفہ صلاح الدین صاحب	۶—۰—۰	” ”
۳	نسیم فردوس صاحبہ	۱—۰—۰	” ”
۴	ریشم بی بی صاحبہ	۶—۰—۰	” ”
۵	فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ غلام نبی صاحب	۱—۰—۰	” ”
۶	شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمود مبشر صاحب	۶—۰—۰	” ”
۷	حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطا محمد صاحب	۶—۰—۰	” ”
۸	امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ شیخ عطاء اللہ صاحب	۰—۸—۰	” ”
۹	لئیقہ رفعت صاحبہ	۰—۸—۰	” ”
۱۰	محمودہ بیگم ضیاء الدین صاحب	۶—۰—۰	” ”
۱۱	دولت بی بی صاحبہ	۱—۰—۰	” ”
۱۲	عالم بی بی صاحبہ اہلیہ نور الدین صاحب	۰—۸—۰	” ”
۱۳	سکینہ بیگم صاحبہ	۰—۸—۰	” ”
۱۴	اہلیہ عنایت احمد صاحب	۰—۸—۰	” ”
۱۵	رقیہ بیگم اہلیہ نور احمد ٹھیکیدار	۱—۰—۰	” ”

وعدے ۲۲/۸/- ادا ۲۲/-/-

صدر صاحبہ مرکزیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ تمام حلقہ جات نے وعدے بھجوانے میں نمایاں سعی فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

اگر زید کو یہ توفیق مل سکتی ہے

کہ وہ اپنی خداداد استطاعتوں اور قابلیتوں کو بروئے کار لاکر دنیا میں روشن مثالیں قائم کر دے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ بکر اس میدان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کیوں مایوس ہو۔ ہر خادم احمدیت میں یہ روح اور یہ جذبہ کارفرما ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس میدان میں اپنا سب کچھ نثار کر دے تاکوئی ارمان اور حسرت باقی نہ رہے۔ یہ رنگ ہے جس کے اختیار کرنے سے ہم خدا کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اور یہ رنگ ہے۔ جس کے بعد ہم مالی میدان میں ایک بشاشت قلبی محسوس کریں گے۔ اور خدام الاحمدیہ کے معمولی چندہ جات کی ادائیگی آسان ترین اور ابتدائی قدم نظر آئے گا۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶ جنوری ۵۸ء کو محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹے عزیز محمد رشید صاحب کا نکاح میرے چھوٹے بھائی منشی نور الدین صاحب خوشنویس ربوہ کی بیٹی سعیدہ بیگم کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق سلسلہ کے لئے اور جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(خاکسار منشی محمد اسمٰعیل خوشنویس ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

اعانت الفضل

گذشتہ اعلان معاونین الفضل کے بعد مندرجہ ذیل احباب کرام نے الفضل کی اعانت فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ان کی طرف سے مستحقین کے نام الفضل جاری کر دئے جائیں گے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے تمام نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

(۱) ملک افتخار احمد صاحب ایم اے ایمن آبادی -/-/۱۰
(۲) منشی منیر خان صاحب محلہ دار الرحمت غربی -/-/۵
(۳) چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ -/-/۵
(۴) آغا سلطان احمد صاحب رام گلی ۳ لاہور -/-/۱۰
(۵) لطف الرحمٰن صاحب کراچی ۵ -/-/۵

گذشتہ سال کھیلوں کے متعدد عالمی ریکارڈ توڑ دئیے گئے

نیویارک ۳۱ رجنوری - کھیلوں کے مقابلوں کے ایک سالہ جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اب کھلاڑی زیادہ تیز دوڑتے ہیں، زیادہ اونچی جست لگاتے ہیں - اور زیادہ دور تک چیزیں پھینک سکتے ہیں - جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گذشتہ سال کھیلوں کے بیس سے زیادہ عالمی ریکارڈ ٹوٹ گئے ۔

سٹینفورڈ - کیلیفورنیا میں چھریرے جسم کے بائیس سالہ طالب علم باب گٹوسکی نے پول والٹ میں پندرہ فٹ ۸¼ انچ اونچی جست لگائی - اور اس طرح ۱۵ فٹ ۷¾ انچ کا وہ ریکارڈ توڑ دیا - جو ۲۳ رمئی ۱۹۴۲ کو کارنیلیس نے قائم کیا تھا -

گٹوسکی نے ۲۷ را پریل کو یہ نیا ریکارڈ قائم کیا اور اس کے چند ہی دن بعد پندرہ جون کو آسٹن ٹیکساس میں اس نے ۱۵ فٹ ۹¾ انچ اونچی جست لگا کر اپنا ہی پہلا ریکارڈ توڑ دیا -

ادھر ۲۷ رمئی کو سکول کے ایک ۱۸ سالہ طالب علم جم برپوڈ نے پول والٹ میں پندرہ فٹ ½۸ انچ اونچی جست لگا کر گٹوسکی کے ریکارڈ کی اہمیت کو زیادہ نمایاں کر دیا ۔

دار ٹروم کے ریکارڈ کے ختم ہونے کے بعد اب ۱۹۴۸ سے پہلے کا قائم کیا ہوا صرف ایک ریکارڈ باقی رہ گیا ہے - جو لانگ جمپ میں ۲۶ فٹ ½۸ انچ کا ہے یہ ریکارڈ ۱۹۳۵ میں جیسی اونز نے قائم کیا تھا -

گذشتہ سال امریکی کھلاڑیوں نے دو اور ریکارڈ توڑے - کام کورنٹی نے ۲۴ رمئی کو لاز اینجلز میں ۸۸۰ گز کی دوڑ میں ایک منٹ ۴۷ء۵ سیکنڈ کا ریکارڈ قائم کیا - اور جوش کلیر تھ نے ۹ راگست کو اوسلو میں ۴۴۰ گز کے ہرڈل میں ۵۰ء۵ سیکنڈ کا ریکارڈ بنایا -

یو پی میر دو گز کے مقابلہ ۲۰ء۹ سیکنڈ کے ریکارڈ کے برابر پہنچ گیا - اور ایتھل ہتین ۲۲۰ گز کے ہرڈل میں ۲۲ء۳ سیکنڈ کے ریکارڈ کو چھونے میں کامیاب ہو گیا ۔

کھیلوں کی فیڈریشن نے ۱۲۰ گز کے ہرڈل میں ملٹ کیمبل کے ۱۳ء۴ سیکنڈ کے ریکارڈ کی تصدیق کر دی ہے - جو اس نے مئی میں گوٹیٹن - کیلیفورنیا میں قائم کیا تھا -

انگلینڈ کے ڈیرک ابسن نے ایک میل کے لئے جان لینڈی کے ۱۹۵۴ میں قائم کئے ہوئے ریکارڈ میں ½ سیکنڈ کی کمی کر کے اسے ۳ منٹ ۵۷ء۲ سیکنڈ تک پہنچا دیا لیکن کھیلوں کی بین الاقوامی فیڈریشن نے اسے تسلیم نہیں کیا - ایک چیکوسلو دکی سٹینلیر نے پندرہ سو میٹر کے فاصلے کے لئے تین فٹ ۱۰ء۸ سیکنڈ کا نیا ریکارڈ قائم کیا - لیکن اسے بھی فیڈریشن نے تسلیم نہیں کیا ۔

نیوزیلنڈ کے دو کھلاڑیوں نے ایک میل کا فاصلہ طے کرنے کے لئے ۳ منٹ ۵۷ء۴ سیکنڈ کے ریکارڈ کو کم کر کے اسے تین منٹ ۱۲ء۴ سیکنڈ کی سطح تک پہنچا دیا - ادھر روسی کھلاڑیوں نے بھی نئے ریکارڈ قائم کئے - روس کے اولمپک کھلاڑی ویڈ میرکٹس نے اکتوبر میں روم میں پانچ ہزار میٹر کا مقابلہ ۱۳،۳۵ میں انگلینڈ کے گورڈن پادلی سے چھین لیا -

اسرائیل شام سرحد پر جھڑپ ہوئی

بیت المقدس ۳۱ جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ میں اسرائیلی وفد نے حفاظتی کونسل کو مطلع کیا ہے کہ شام اور اسرائیل کی سرحد کی حالت ابتر ہو رہی ہے - وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ اسرائیلی وفد نے اقوام متحدہ کے مرکزی دفتر سے درخواست کی ہے کہ وہ سرحد کی نازک صورت حال سے متعلق تمام اقوام کی توجہ مبذول کرانے کے لئے ایک گشتی نوٹ شائع کرے - اس نوٹ میں گزشتہ رات کی اس جھڑپ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے جو اسرائیل کے شمالی سرحد پر دونوں ملکوں کے فوجی دستوں کے درمیان ہوئی تھی - اس جھڑپ میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک اور چھ شدید زخمی ہوئے (رائٹر)

ولادت

خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۸/۱۲ بروز بدھ مجھے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت احمد نام تجویز فرمایا بزرگان سلسلہ و احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر - خادم دین بننے کی درخواست دعا ہے (سیر امجاز احمد ث اوالیجرب اول شعبہ لاہور)

روس اور امریکہ کے ثقافتی معاہدے نے دونوں ملکوں کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے

وزیر اعظم روس مارشل بلگانن معاہدہ کے نتائج کے بارے میں پر امید

ماسکو ۳۱ جنوری روس کے وزیر اعظم مارشل نکولائی بلگانن نے امریکہ اور روس کے باہمی ثقافتی معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاہدہ سے دونوں ملکوں کے عوام ایک دوسرے کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے ۔

روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے اطلاع دی ہے کہ مارشل بلگانن اس معاملہ میں روزنامہ ازویستیا کے ایک رپورٹر کو انٹرویو دے رہے تھے - مارشل بلگانن کا یہ جواب اس اخبار کی آئندہ اشاعت میں شائع ہوگا - انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ بہت اہمیت کا ہے - اس سے امریکہ اور روس ایک دوسرے کو بہتر سمجھ سکیں گے اور ان کے باہمی اعتماد میں اضافہ ہوگا -

مارشل بلگانن نے کہا کہ " اس ثقافتی تبادلہ کی فضا میں ہم ان بین الاقوامی سیاسی مسائل کو فراموش نہیں کر سکتے جو ابھی تک حل طلب ہیں اور جن کی وجہ سے ابھی ان دونوں ممالک کے درمیان ایک باہمی رابطہ اور مفاہمت پیدا نہیں ہو سکی -

آپ نے کہا کہ بین الاقوامی تنازعات کو حل کرانے کی جدوجہد بڑی اہمیت کی حامل ہے اور میں اس وقت اس طرف توجہ دینا چاہتا ہوں -

سفر کی آزادی

واشنگٹن امریکی دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ روس اور امریکہ میں ثقافتی تبادلوں کی حالیہ بات چیت کے دوران روسی سفیر مسٹر زاروبین کو یاد دلایا گیا کہ حکومت امریکہ نے ۱۰ رمارچ ۱۹۵۲ء کو ایک مراسلے میں دونوں ملکوں میں سفر سے پابندی اٹھا دینے کی جو تجویز پیش کی تھی - اس کا روس نے ابھی تک جواب نہیں دیا ۔

دفتر خارجہ کے پریس افسر لنکن وہائٹ نے کہا کہ سفر سے پابندی دور کرنے کا موضوع ان مذاکرات میں زیر بحث آیا تھا - جن کے نتیجہ میں گذشتہ پیر کو امریکہ اور روس کے درمیان بہت سے معاملات میں تبادلوں کے سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں -

مسٹر وہائٹ نے بتایا کہ سفر سے پابندی دور کرنے کی تجویز امریکہ نے جو مراسلوں میں پیش کی تھی - ایک ۱۹۵۲ء میں لکھا گیا تھا اور دوسرا مراسلہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۵ء کو بھیجا گیا تھا -

انہوں نے کہا کہ روسی وزارت خارجہ نے ۲۹ اگست ۱۹۵۵ء کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر امریکہ بھی ایسا ہی کرے تو روس کے کئی شہروں اور ضلعوں میں سفر کی پابندیاں ختم کر دی جائیں گی - اس پر امریکی دفتر خارجہ نے یاد دلایا کہ ۱۰ رمارچ ۱۹۵۲ء کے مراسلے میں امریکہ نے دونوں ملکوں کے ہر حصے سے پابندیاں ختم کرنے کی تجویز پیش کی تھی تاکہ دونوں ملکوں کے شہریوں کو سیاحت کی مکمل آزادی نصیب ہو - روس نے اس تجویز کا ابھی تک جواب نہیں دیا -

معاوضے کا بل بجٹ اجلاس میں پیش ہوگا

کراچی ۳۱ جنوری - خیال کیا جاتا ہے کہ مہاجرین کے معاوضوں کی ادائیگی سے متعلق مسودہ قانون قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا جو ۱۷ فروری سے شروع ہو رہا ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے متروکہ املاک کے مالکانہ حقوق منتقل کرنے کی بجائے انہیں نیلام کرنے کی حمایت کی ہے - کیونکہ اس طرح معاوضے کے لئے زیادہ رقم حاصل ہو سکے گی -

توقع ہے کہ معاوضے کی ادائیگی کا قانون آئندہ اجلاس ہی میں منظور کر لیا جائیگا جس کے بعد فوراً ہی معاوضے کی ادائیگی شروع کر دی جائے گی - اس کی راہ میں صرف ایک دشواری حائل ہے اور وہ دعاوی کے تصدیق کے کام کی سست رفتاری ہے ۔ حکومت تصدیق کے کام کی رفتار تیز کرنے کی ہر امکانی کوشش کر رہی ہے - اس کے ساتھ ہی ایک سے زائد الاٹمنٹوں کے خلاف مہم بھی زور شور سے جاری ہے

ٹریڈ یونین کو لازماً تسلیم کرانیکا آرڈیننس

ڈھاکہ ۳۱ جنوری مشرقی پاکستان کے گورنر نے ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے ۔ جس کے تحت مالک ہر ایسی ٹریڈ یونین تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے - جو کسی مخصوص صنعت کے مزدوروں کی مکمل طور پر نمائندہ ہو - اگر کوئی مالک کسی یونین کو تسلیم کرنے سے انکار کرے گا رجسٹرار اس بات کا اطمینان کرنے کے بعد کہ متعلقہ یونین مزدوروں کی نمائندہ ہے مالک کو حکم دے گا کہ وہ یونین کو تسلیم کرے ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۶ ؍ فروری ۵۸ء کے ۲ بجے دوپہر تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی از سرنو سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ۔ یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکورہ بالا کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں ۔
آمدہ ٹنڈر ۶ ؍ فروری کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے ۔

نمبر شمار ـــ نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا ۔	[illegible]
گروپ (ا)			
(i) نشاط آباد میں ایک نئے کراسنگ سٹیشن کی تعمیر کے سلسلہ میں نامکمل کام کی تکمیل وغیرہ (اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)	۳۹,۵۰۰/- روپیہ	۵۸۰/- روپیہ	۳۱ مارچ ۵۸ء
(ii) وزیر آباد AEN 4 سیکشن میں گجرات وزیر آباد، سیالکوٹ، ناروال اور گجرانوالہ ریلوے سٹیشنوں پر دس لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ریلوے سپلائی کرنا	۵,۰۰۰/- ۴ روپیہ	۹۰۰/- روپیہ	نصف اینٹ ۳۱ مارچ تک اور نصف ۳۰ جون ۵۸ء
(iii) سات گیٹ کوارٹرز تعمیر کرنا چک جھمرہ میں ایک کوارٹر، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو سانگلہ ہل میں چار کوارٹرز ۔ (اس غرض کے لئے اینٹیں ادارہ ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی)	۹,۵۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے	۳۱ مارچ ۵۸ء
گروپ (ب)			
(ا) گجرات میں ویل ہیل سروس آفس تیار کرنا (اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)			
(ب) امین آباد میں سٹاف کوارٹرز درجہ چہارم کے دو یونٹ تیار کرنا (اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)			
(ج) ٹھاڈی سانسی میں سٹاف کوارٹرز درجہ چہارم کے چار یونٹ تیار کرنا ۔ (اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)	۱۸,۰۰۰/- روپے	۳۶۰/- روپے	۳۱ مارچ ۵۸ء
(د) کاموں کے میں سلیپروں سے بنے ہوئے تین شکستہ کوارٹروں کو گرا کر ان کی جگہ تین پختہ کوارٹرز تعمیر کرنا (اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)			

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا (لاہور) کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ ۶ ؍ فروری ۱۹۵۸ء سے قبل اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کرا سکتے اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں ۔

(۳) مفصل شرائط و ہدایات، نظر ثانی شدہ مطبوعہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ ہائے لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ اوقات عمل میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں ۔

(۴) ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے ۔

ٹنڈر پیش کرنے والے ٹھیکیدار کے لئے مفید ہوگا کہ وہ زرضمانت ۶ ؍ فروری ۵۸ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر ۔ لاہور کے پاس جمع کروا دیں ۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۔ لاہور

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

دراصل ربوہ کی بستی ایک نمونہ کی اسلامی آبادی ہے ۔ جہاں اسلامی تعلیمات کے مکتب ہیں ۔ جہاں مبلغین کی ٹریننگ ہوتی ہے ۔ جہاں ہر طرف امن ہی امن ہے ۔ جہاں کے رہنے والے ایمانًا اور اعتقادًا امن پسند اور آئین کے پابند ہیں ۔

چاہیئے تھا کہ عام مسلمان نہ سہی اہل علم حضرات ہی اس بستی سے سبق حاصل کرتے اور اس کے نمونہ پر تعلیمات اسلامی کے دوسرے مراکز قائم کرتے لیکن کتنی بدقسمتی ہے کہ بعض تخریب پسند عناصر اس کے دشمن بن گئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام بلند کرنے والی یہ بستی دین کا جھنڈا لہرانے والا یہ مرکز بھی خاکم بدہن نابود ہو جائے ۔ اس لئے طرح طرح کے غلط اور اُن ہونے اعتراضات کر رہے ہیں ۔ اور ان لوگوں کے بھرے میں آئے ہوتے ہیں جو اس بستی کے امن کو برباد کرنا چاہتے ہیں ۔ اور جنہوں نے فاسد مواد کی طرح خود ہی اس تندرست جسم سے الگ ہونا پسند کیا ہے ۔

یہ لوگ اپنا تخریبی کام جاری رکھنے کے لئے طرح طرح کی فریب کاریوں سے سادہ دل لوگوں کو جماعت احمدیہ اور اس کے اولوالعزم امام کے خلاف اکسانے کی ناکام کوششیں کرتے ہیں ۔

ان لوگوں پر تو افسوس نہیں مگر ان لوگوں پر ضرور افسوس آتا ہے جو اپنے آپ کو قوم کا پاسبان اور پاکستان کا بہی خواہ بیان کرتے ہیں ۔ اور ان تخریب پسند عناصر کے فریب میں آ کر عوام میں غلط فہمیاں پھیلانے میں مدد کر رہے ہیں ۔

شام کے صدر شکری القوآتلی اور وزراء کابینہ قاہرہ پہنچ گئے

بقیہ صفحہ اوّل

نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صدر ناصر اور صدر شکری القوآتلی کے درمیان باقاعدہ مذاکرات آج ہفتہ کے روز سے شروع ہوں گے ۔ شامی وزیر خارجہ صلاح بیطار نے قاہرہ ریڈیو کے ایک نمائندے کو ملاقات کے دوران بتایا کہ مصر اور شام کی مجوزہ یونین کے ۂ قیام کا اعلان آئندہ دو روز کے اندر اندر کر دیا جائے گا ۔ اُدھر سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ فیصل گذشتہ کئی روز سے قاہرہ آئے ہوئے ہیں ۔ اور مجوزہ یونین کے بارے میں صدر ناصر اور دوسرے مصری زعماء سے تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں اور آج قاہرہ سے ریاض روانہ ہو جائیں گے ۔

پٹرولیم کے مصری ماہر سمیر فہمی نے بتایا ہے کہ یونین قائم ہونے سے پٹرولیم کے بین الاقوامی حلقوں میں دونوں ملکوں کی پوزیشن مضبوط ہو جائے گی +

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۴½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوٹ
لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے ۔ (جنرل منیجر)